



## بلاشبہ اللہ تعالیٰ عفت و حیا اور گناہوں کی پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے

### الخطبة الأولى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، حَتَّنَا عَلَى الْحَيَاءِ وَالسَّتْرِ فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ، وَوَعَدَنَا عَلَى ذَلِكَ بِالْفَوْزِ الْعَظِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يَسْتُرُ عَلَى عِبَادِهِ الْمُسْلِمِينَ، وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَعْظَمَ النَّاسِ حَيَاءً، وَأَكْثَرَهُمْ سِتْرًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أَوْصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

**رفیقان ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلاشبہ اسلام میں حیا اور**

اور لوگوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی بہت زیادہ فضیلت ہے اللہ جلّ جلالہ کو یہ پاکیزہ صفات بے انتہاء محبوب ہیں چنانچہ نبی رحمتہ للعالمین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ

وَجَلَّ حَلِيمٌ حَبِيْبٌ سَتِيْرٌ، يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ»<sup>(۱)</sup>. بلاشبہ اللہ عزوجلِ حِلْم

و بردباری والا حیا والا اور لوگوں کے عیوب اور گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا

اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے، حیا اور پردہ پوشی دو ایسی عمدہ **خصالتیں** ہیں جو ایک

دوسرے کو لازم ہیں، حیا اور ستاری کی عظمت اور اہمیت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ یہ

دونوں اللہ ﷻ کی پاکیزہ صفات میں شامل ہیں پس اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ وہ مانگنے والے کو خالی ہاتھ لوٹائے یا اپنے سے امید لگانے والے کو نامراد واپس کرے<sup>(۱)</sup> یا اپنے بندے کا پردہ اور اس کا عیب کھولے اللہ سبحانہ و تعالیٰ دنیا میں بندوں پر حلم اور کرم کرتے ہوئے ان کی پردہ پوشی کرتا ہے جبکہ آخرت میں ان پر رحم و فضل کرتے ہوئے ان کی ستاری فرمائے گا نبی کریم صاحبِ خلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «يَدْنُو أَحَدَكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ - أَي: سِتْرَهُ - فَيَقُولُ: أَعْمَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ»<sup>(۲)</sup>.

(قیامت کے دن) تم میں سے ایک بندہ اپنے رب سے قریب ہو گا یہاں تک کہ باری تعالیٰ اپنی خاص رحمت (یعنی اپنی معافی اور اپنا پردہ) اس پر ڈالے گا پھر فرمائے گا کیا تجھ کو یاد ہے؟) تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ پس وہ اقرار کرے گا ہاں اے میرے رب (میں نے یہ سارے گناہ کئے تھے) پھر اللہ رب العزت دوبارہ اس سے فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ پس وہ دوبارہ اقرار کرے گا ہاں اے میرے رب: پس خدائے عَزَّوَجَلَّ اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا پھر اس سے فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج تیری مغفرت کرتا ہوں اور تجھ کو معافی دیتا ہوں، پس

(۱) الترمذی: ۳۵۵۶.

(۲) متفق علیہ واللفظ للبخاری.

بہت ہی عظیم ہے اللہ کی رحمت، اس کا حلم، اس کی حیا اور اس کی پردہ پوشی، اللہ جل جلالہ نے حیا اور پردہ پوشی کو ایسی فطرت بنایا ہے جس پر انسان کو پیدا فرمایا ہے چنانچہ یہ فطرت انسانوں کی طبیعتوں میں ان کے ماں باپ حضرت آدم اور سیدہ حواء علیہما السلام کی طرف سے منتقل ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حضرات کے دلوں میں ستر پوشی کا الہام اور خیال پیدا کیا تھا باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: **(فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ)**<sup>(۱)</sup>۔ پس جب دونوں نے درخت کا مزہ چکھا تو ان دونوں کی شرم کی جگہیں ایک دوسرے کے سامنے کھل گئیں اور وہ دونوں جنت کے کچھ پتے جوڑ جوڑ کر اپنے بدن پر چپکانے لگے الغرض اپنے پوشیدہ مقامات کو چھپانا اور ستر پوشی ایسا عمل ہے جس کو انسان یعنی حضرت آدم نے سب سے پہلے کیا ہے<sup>(۲)</sup>

**اللہ کے نیک بندو اور میرے ایمانی بھائیو! یقیناً حیا اور پردہ پوشی ان پاکیزہ اور شریفانہ خصلتوں میں سے ہے جن سے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام اور اتقیاء و صالحین عظام آراستہ تھے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ مُوسَىٰ كَانَ رَجُلًا حَيًّا سَتِيرًا»<sup>(۳)</sup>۔ موسیٰ بہت باحیا اور پردہ پوشی کرنے**

(۱) الأعراف : ۲۲ .

(۲) التحریر والتنوير : (۸-ب / ۶۴) .

(۳) البخاري : ۳۴۰۴ .

والے مرد تھے، خود ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد عربی ﷺ عفت و حیا کے بہت اعلیٰ مقام پر فائز تھے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے پاکیزہ اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بہت زیادہ حیا والے تھے (۱) آپ ﷺ پر درہ پوشی کا بہت اہتمام فرماتے اور رب ذوالجلال والا کرام سے دعا کیا کرتے کہ وہ آپ کے ساتھ ہمیشہ پردہ پوشی کا معاملہ فرمائے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا اور ان کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے: «اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي» (۲)۔ اے میرے اللہ! میرے پوشیدہ امور کی اور میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، آنحضرت ﷺ نے انہیں اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ خوبیوں پر اپنے صحابہ کرام کی تربیت فرمائی تھی چنانچہ حیا ان حضرات کا خلق اور پردہ پوشی ان کی خصلت تھی اس سلسلے میں حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی شان بہت ہی اعلیٰ اور نرالی تھی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اپنی حیا اور پردہ پوشی میں معروف و مشہور ہیں، آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھی حیا اور ستر پوشی معروف و مشہور ہے (۳) اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۴) اور تمام ائمہات المومنین رضی اللہ عنہن کی ہی شان تھی ایسے ہی تمام صحابیات رضی اللہ عنہن اور مومنات صالحات بھی حیا اور ستر پوشی کے زیور سے آراستہ تھیں اور عفت اور ستر

(۱) البخاری : ۴۷۳۹

(۲) الأدب المفرد للبخاری : ۱۲۰۰

(۳) سیر اعلام النبلاء : (۴۲۵/۳)

(۴) أحمد : ۲۵۶۶۱

پوشی کا اہتمام کرنے والی تھیں، یقیناً مذکورہ مثالی خواتین میں ہماری ماؤں بہنوں اور تمام خواتینِ اسلام کیلئے ایک اسوہ اور نمونہ ہے، مسلم عورت تو پردہ کا نام ہے وہ شرم و حیا کا پیکر ہو کرتی ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے کپڑوں میں چھپائے رکھے اور اپنے لباس میں اور اپنے پردے میں اپنی تہذیب اور اپنی شائستگی سمجھے اور اپنی عفت اور اپنے وقار کا اظہار کرے، اور کیا ہی خوب ہو کہ مسلمان مرد بھی عفت و حیا سے آراستہ ہو پس وہ عمدہ کپڑا زیب تن کرے اور پردہ اور ستر پوشی والا لباس اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حیا اور اور ستر پوشی کو ایک ساتھ جوڑ کر بیان فرمایا ہے: **(يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَاتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ)**<sup>(۱)</sup>۔ اے اولادِ آدم! ہم نے تمکو پہننے کے کپڑے عطا کئے ہیں جو تمہاری ستر پوشی کرتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ والا لباس تو سراسر خیر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ یاد رکھیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدن چھپانے کیلئے لباس کی اہمیت کی خبر دی ہے اور تقویٰ کے لباس یعنی حیا کی فضیلت کی یاد دہانی کرائی ہے<sup>(۲)</sup> پھر اسلامی معاشرے کی اقدار و عادات اور اس کی شناخت کے مطابق ستر پوشی اور حیا کا اہتمام معاشروں میں فضائل اور کمالات کو فروغ دیتا ہے، اور پاکیزہ اخلاق اور اجتماعی زندگی کے احترام کو مضبوط کرتا ہے

(۱) الأعراف : ۲۶ .

(۲) تفسیر القرطبي : (۱۸۴/۷) .

**عِفَّتْ وَحَيَا اور پردہ پوشی کی خصلت اپنانے والو! انسان کی اپنی ستر پوشی میں**

یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنے کسی گناہ اور خطا کو کسی سے بیان نہ کرے پس اگر آدمی سے غلط حرکتیں سرزد ہو جائیں یا وہ کسی گناہ میں پڑ جائے اور اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی فرمادے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی سٹاری اور پردہ پوشی کو عنایت سمجھنا چاہیے اپنی غلطی کی اصلاح کرنی چاہیے اپنے کو گناہ کے اسباب سے دور رکھنا چاہیے اور اپنے خالق جل جلالہ سے سچی توبہ کرنی چاہیے اس طرح اللہ تعالیٰ اس پر اپنی عافیت اور پردہ پوشی کو باقی رکھے گا اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کی توبہ قبول فرمالے گا، بلاشبہ جو بندہ خطاوں کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی پردہ پوشی فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمادیتا ہے اور جو شخص برائی کے بعد نیکی کر لیتا ہے تو اللہ کے فضل و کرم سے وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دیتی ہے چنانچہ سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجلس میں موجود تھے انہوں نے اُن صاحب سے فرمایا کہ اللہ نے تمہاری پردہ پوشی کی ہے تو اگر تم بھی اپنی پردہ پوشی کر لیتے تو کیا حرج تھا؟ پس وہ صاحب اٹھے اور جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: **اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ**

**ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ**) اور آپ نماز کی پابندی رکھنے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے، اس آیت کو سن کر مجلس میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! یہ فضیلت خاص طور پر ان صاحب کیلئے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **«بَلِّ لِلنَّاسِ كَافَّةً»** <sup>(۱)</sup>. نہیں: بلکہ تمام لوگوں کیلئے ہے، یا اللہ! ہم تجھ سے اپنے اقوال و افعال میں حیا کا سوال کرتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں تیری پردہ پوشی اور ستاری کی دعا کرتے ہیں \*\* فَاَللَّهُمَّ وَفَّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةَ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، ﷺ وَطَاعَةَ مَنْ أَمَرْنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) <sup>(۲)</sup>.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ

(۱) مسلم : ۲۷۶۳ . والآية الكريمة من سورة هود : ۱۱۴ .

(۲) النساء : ۵۹ .

## الْخُطْبَةُ الْثَانِيَّةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يُحِبُّ لِعِبَادِهِ الْحَيَاءَ، وَيَرْضَى لَهُمُ السَّتْرَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمْ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

**برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! بلاشبہ مسلمان مردوں اور**  
مسلمان عورتوں کی لغزشوں کو چھپانا اور ان کی پردہ پوشی کرنا بہت محبوب عمل ہے  
دنیا میں اس کا ایک نفسیاتی فائدہ اور ایک اجتماعی اور معاشرتی اثر ہوتا ہے اور خاص  
طور پر خطا کار کو اس کا بہت فائدہ ملتا ہے کیونکہ لوگوں کی طرف سے اس کی پردہ پوشی  
کے بعد عموماً اس کو توبہ کی توفیق مل جاتی ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ آدمی کے عمل  
کی خوبی کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کا جو عیب دیکھے تو اللہ کی طرف اس کے  
رجوع کی اور اس کی توبہ کی امید کرتے ہوئے اس کے عیب کو چھپا دے<sup>(۱)</sup> یقیناً  
لوگوں کی خطاوں اور گناہوں پر پردہ ڈالنے کا قیامت کے دن بہت بڑا اجر و ثواب  
ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: **«مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ»**<sup>(۲)</sup> جس شخص نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی تو خدائے عَزَّوَجَلَّ دنیا اور آخرت

(۱) حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء (۶۶/۸) والفتاویٰ ہو: شقیق بن إبراهیم البلخی الزاهد رحمہ اللہ.

(۲) متفق علیہ واللفظ لمسلم.



میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، پس مسلمان کو جب اپنے غیر کی کسی لغزش کا علم ہو تو اس پر پردہ ڈال دے پھر اللہ ﷻ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمادے گا اور حیا ایک بہت ہی پاکیزہ سلوک اور نیک خصلت ہے ہمیں اپنی فیملی میں اپنے گھروں میں اپنے مدرسوں میں اور اپنے معاشرے میں اس خصلت کے ساتھ زندگی گذارنی چاہیے اس طرح ہماری زندگی کی سعادت مندی اور کامیابی میں اضافہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَةً»<sup>(۱)</sup>۔ حیا جس میں بھی ہوتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے، پس ضروری ہے کہ بچوں کے والدین اور ان کے آباء اپنے گھروں میں، معلمین اور معلمات اپنے مدرسوں میں، اور ڈیوٹی والے حضرات و خواتین اپنی آفسوں میں اس عظیم انسانی اور دینی خصلت کو اپنائیں اور حیا اور پردہ پوشی کو اپنے تمام معاملات میں مضبوطی کے ساتھ اختیار کئے رکھیں بلکہ معاشرے کے تمام طبقات و افراد خواہ وہ کہیں بھی ہوں اس پاکیزہ خصلت کا اہتمام کریں پس وہ اپنے اخلاق و کردار میں دوسروں کیلئے اُسوہ اور قدوہ بنیں تاکہ تمام لوگ سعادت مندی اور عزت و وقار کی زندگی گزار سکیں: اللہ کے نیک بندو: آئیے دعا کریں کہ اللہ العَلَمِیْن ہم کو عِفَّت و حیا کی خصلت سے آراستہ کر دے ہماری خطاوں اور گناہوں پر پردہ ڈال کر ہم کو توبہ کی توفیق عطا

(۱) البخاری فی الأدب المفرد : ۶۰۱، والترمذی : ۱۹۷۴، وابن ماجہ : ۴۱۸۵۔

فرمادے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمادے \*\*\* \* ہَذَا وَصَلُوا وَسَلَّمُوا عَلَيَّ  
 خَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: (إِنَّ اللَّهَ  
 وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلَّمُوا تَسْلِيمًا) (۱).

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ  
 الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ وَفَّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ  
 وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى  
 رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فِسْحَ جَنَاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ  
 نِعْمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ،  
 وَمِنْ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَاتِ التَّحَالْفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ،  
 وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.  
 اللَّهُمَّ انصُرْ قُوَاتِ التَّحَالْفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الْإِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ،  
 وَالْعَالَمَ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْعَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ اغْنِنَا عَيْنًا مُغِينًا هَنِينًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ  
 اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.  
 رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا  
 عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.